ماه صفر
MONTHLY NEWSLETTER

EVENTS IN SAFAR

01 SAFAR	• The prisoners of the battle of Karbala entered Yazid's Palace in Syria.
13 SAFAR	• Martyrdom of Sukayna Bint Hussain (RA)
20 / 21 SAFAR	• Chehlum of Hussain Ibn Ali (RA)
7 SAFAR	• Wiladat: Imam Moosa Kazim (AS)
27 SAFAR	• Prophet Muhammad PBUH migrated from Makkah to Medina..
28 SAFAR	• Prophet Muhammad PBUH fell ill.
28 SAFAR	• Martyrdom of Hasan Ibn Ali (RA)
9 SAFAR	• Battle of Naharwan was won

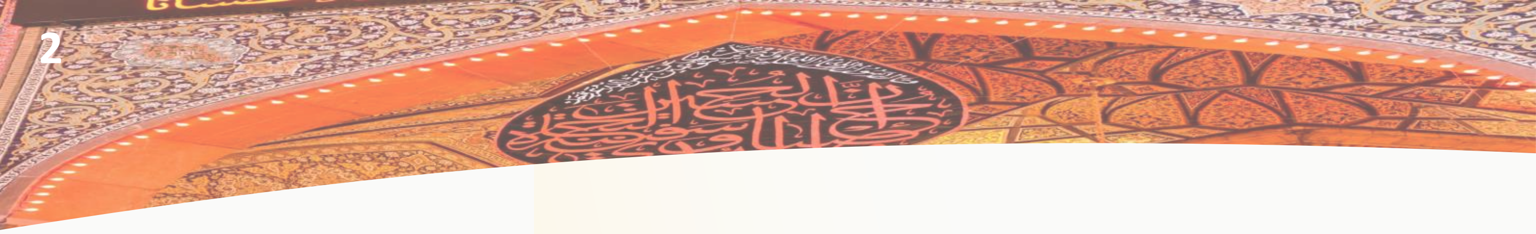

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ اور دن بنایا تمہاری آنکھوں کھولتا بیشك اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے۔(یونس آیت67)

صفر کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔اس نام کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مہینہ محرم کے مہینے کے بعد ہے اور زمان جاہلیت میں کیونکہ لوگ محرم میں جنگ نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ مہینہ جنگ کے لئے حرام تھا، اس لئے صفر کے شروع ہوتے ہی لوگ جنگ کی طرف رجوع کرتے تھے اور گھر خالی ہو جاتے تھے اس لئے اس مہینے کو صفر کا نام دیا گیا ہے۔

ماہ محرم کے بعد، یہ مہینہ بھی اہل تشیع کے نزدیک غم وحزن کا مہینہ ہے، حضرت پیغمبر اکرم(ص) کی رحلت، امام حسن مجتبیٰ (ع)، امام رضا(ع) کی شہادت اور اربعین حسینی اسی مہینے میں ہیں۔

مشہور ہے کہ صفر کا مہینہ بالخصوص اس مہینے کا آخری بدھ نحس ہے، لیکن اس کے بارے میں کوئی خاص روایت موجود نہیں ہے کچھ منابع کے مطابق حضرت پیغمبر اکرم (ص) نے ماہ صفر کے بارے میں یوں فرمایا ہے: جو شخص بھی اس مہینے کے ختم ہونے کی خبر مجھے سنائے گا، میں اس کو بہشت کی بشارت دوں گا.اس روایت کی کوئی صحیح سند موجود نہیں لیکن عام طور پر اس روایت کے راوی کو حضرت ابوذر غفاری سے نسبت دی گئی ہے۔

ایران کے کچھ علاقوں میں مرسوم ہے کہ حاجت روائی کے لئے، صفر کے اختتام پر سات شمع جلائی جائیں۔

یہ مہینہ اپنی نحوست کے ساتھ مشہور ہے اور نحوست کو دور کرنے میں صدقہ دینے، دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی اور چیز وارد نہیں ہوئی اگر کوئی شخص اس مہینے میں وارد ہونے والی بلاؤں سے محفوظ رہنا چاہے تو جیسا کہ محدث فیض اور دیگر بزرگوں نے فرمایا ہے، وہ اس دعا کو ہر روز دس مرتبہ پڑھتا رہے :

یَا شَدِیدَ الْقُوَیٰ وَیَا شَدِیدَ الْمِحالِ یَا عَزِیزُ یَا عَزِیزُ یَا عَزِیزُ ذَلَّتْ بِعَظَمَتِکَ جَمِیعُ خَلْقِکَ فَاکْفِنِی شَرَّ خَلْقِکَ. یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحانَکَ إِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ فَاسْتَجَبْنا لَهُ وَنَجَّیْناهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِینَ، وَصَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّیِّبِینَ الطّاهِرِینَ۔

اے زبردست قوتوں والے اے سخت گرفت کرنے والے اے غالب اے غالب اے غالب تیری بڑائی کے آگے تیری ساری مخلوق پست ہے پس اپنی مخلوق کے شر سے بچائے رکھ اے احسان والے اے نیکی والے اے نعمت والے اے فضل والے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک ترہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں پس ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسے نجات دے دی اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں خدا محمد ﷺ اور ان کی آل(ع) پر رحمت نازل کرے جو پاک و پاکیزہ ہیں۔سید نے اس مہینے کا چاند دیکھنے کے وقت کی ایک دعا بھی نقل کی ہے۔

پہلی صفر کا دن

۳۷ھ میں اس دن امیر المؤمنین(ع) اور معاویہ کے درمیان جنگ صفین لڑی گئی،ایک قول کے مطابق ٦١ ھ میں،اس دن امام حسین(ع) کا سر مبارک دمشق پہنچایا گیا جس سے بنی امیہ کو خوشی ہوئی اور انہوں نے عید منائی یہی وجہ ہے کہ اس روز رنج وغم تازہ ہو جاتا ہے

،اس دن عراق کے مومنین کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوتی ہے اور شام میں بنی امیہ اس کو عید قرار دے رہے ہوتے ہیں اس دن یا ایک قول کے مطابق ۱۲۱ھ میں تیسری صفر کے دن امام زین العابدین (ع) کے فرزند زید کو شہید کیا گیا۔

تیسری صفر کا دن

سید ابن طاؤس ہمارے علماء کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں کہ اس دن دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پڑھے پھر سو مرتبہ صلوات پڑھے اور سو مرتبہ کہے :

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ آلَ اَبِیْ سُفْیَانَ۔

اے اللہ! آل ابوسفیان پر پھٹکار بھیج۔

اس کے بعد سو مرتبہ استغفار کرے اور اپنی حاجات طلب کرے۔

ساتویں صفر کا دن

شہید اور کفعمی کے قول کے مطابق ۷ صفر ۱۲۸ھ کو مکہ مدینہ کے درمیان ابواء کے مقام پر حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) کی ولادت باسعادت ہوئی۔

بیسویں صفر کا دن

یہ امام حسین(ع) کے چہلم کا دن ہے،بقول شیخین، امام حسین (ع) کے اہل حرم نے اسی دن شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کی، اسی دن جابر بن عبداللہ انصاری حضرت امام حسین(ع) کی زیارت کیلئے کربلا معلی پہنچے اور یہ بزرگ حضرت امام حسین(ع) کے اولین زائر ہیں، آج کے دن حضرت امام حسین(ع) کی زیارت کرنا مستحب ہے،

حضرت امام حسن عسکری (ع) سے روایت ہوئی ہے کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں:

i. رات دن میں اکاون رکعت نماز فریضہ و نافلہ ادا کرنا

ii. زیارت اربعین پڑھنا

iii. دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

iv. سجدے میں پیشانی خاک پر رکھنا،

v. اور نماز میں بہ آواز بلند بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمْ پڑھنا،

زیارت اربعین

اَلسَّلامُ عَلَىٰ وَلِيِّ ٱللَّهِ وَحَبِيبِهِ

اَلسَّلامُ عَلَىٰ خَلِيلِ ٱللَّهِ وَنَجِيبِهِ

اَلسَّلامُ عَلَىٰ صَفِيِّ ٱللَّهِ وَٱبْنِ صَفِيِّهِ

اَلسَّلامُ عَلَىٰ ٱلْحُسَيْنِ ٱلْمَظْلُومِ ٱلشَّهِيدِ

اَلسَّلامُ علی اسِيرِ ٱلْكُرُبَاتِ

وَقَتِيلِ ٱلْعَبَرَاتِ

اَللَّهُمَّ إِنِّي اَشْهَدُ

اَللَّهُمَّ إِنِّي اَشْهَدُ انَّهُ وَلِيُّكَ وَٱبْنُ وَلِيِّكَ

وَصَفِيُّكَ وَٱبْنُ صَفِيِّكَ

ٱلْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ

اَكْرَمْتَهُ بِٱلشَّهَادَةِ

وَحَبَوْتَهُ بِٱلسَّعَادَةِ

وَٱجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ ٱلْوِلاَدَةِ

وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ ٱلسَّادَةِ

وَقَائِداً مِنَ ٱلْقَادَةِ

وَذَائِداً مِنْ ٱلذَّادَةِ

وَاعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ ٱلانْبِيَاءِ

وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَىٰ خَلْقِكَ مِنَ ٱلاوْصِيَاءِ

فَاعْذَرَ فِي ٱلدُّعَاءِ

وَمَنَحَ ٱلنُّصْحَ

وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ

لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ ٱلْجَهَالَةِ

وَحَيْرَةِ ٱلضَّلاَلَةِ

وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ ٱلدُّنْيَا

وَبَاعَ حَظَّهُ بِٱلارْذَلِ ٱلادْنَىٰ

وَشَرَىٰ آخِرَتَهُ بِٱلثَّمَنِ ٱلاوْكَسِ

وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدَّىٰ فِي هَوَاهُ

وَاسْخَطَكَ وَاسْخَطَ نَبِيَّكَ

وَاطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اهْلَ ٱلشِّقَاقِ وَٱلنِّفَاقِ

وَحَمَلَةَ ٱلاوْزَارِ ٱلْمُسْتَوْجِبِينَ ٱلنَّارَ
فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً
حَتَّىٰ سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ
وَٱسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ
اَللَّهُمَّ فَٱلْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً
وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً الِيماً
اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ ٱللَّهِ
اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ ٱلاوْصِيَاءِ
اَشْهَدُ انَّكَ امِينُ ٱللَّهِ وَٱبْنُ امِينِهِ
عِشْتَ سَعِيداً
وَمَضَيْتَ حَمِيداً
وَمُتَّ فَقِيداً مَظْلُوماً شَهِيداً
وَاشْهَدُ انَّ ٱللَّهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ
وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ
وَاشْهَدُ انَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتَّىٰ اتَاكَ ٱلْيَقِينُ
فَلَعَنَ ٱللَّهُ مَنْ قَتَلَكَ
وَلَعَنَ ٱللَّهُ مَنْ ظَلَمَكَ
وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعت بِذلكَ فَرَضِيَت بِه
اَللَّهُمَّ إِنِّي اشْهِدُكَ
انِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالاهُ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ
بِـأَبِي أَنـتَ وَاُمي يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ
اَشهَدُ انَّكَ كُنتَ نورا فِي الأَصلابِ
الشّامِخَةِ
وَالأَرحامِ المُطَهَّرَةِ
لَم تُنَجِّسكَ الجاهِلِيَّةُ بِأَنجاسِها
وَلَم تُلبِسكَ مِن مُدلَهِمّاتِ ثِيابِها

وَاَشهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ ٱلدِّينِ
وَاَركانِ المُؤمِنينَ
وَمَعْقِلِ ٱلْمُؤْمِنِينَ
وَاشْهَدُ انَّكَ ٱلإِمَامُ ٱلْبَرُّ ٱلتَّقِيُّ
ٱلرَّضِيُّ ٱلزَّكِيُّ
الهادِي المَهدِيُّ
وَاشْهَدُ انَّ ٱلائِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقوىٰ
وَاَعلامُ الهُدىٰ
وَالعُروَةُ الوُثقىٰ
وَالحُجَّةُ علىٰ اَهلِ الدُنيا
وَاَشهَدُ اَنّي بِكُم مُؤمِنٌ وَبِاِيابِكُم
مُوقِنٌ

مُوقِنٌ بِشَرَايِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي
وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ
وَاَمري لِاَمرِكُم مُتَّبِعٌ
وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ
حَتَّىٰ يَاذَنَ اللّهُ لَكُمْ
فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ
لاَ مَعَ عَدُوِّكُمْ
صَلَواتُ اللهِ عَلَيكُم
وَعلىٰ اَرواحِكُم وَعلىٰ اَجسادِكُم
وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ
وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ
آمِينَ رَبَّ ٱلْعَالَمِينَ

اٹھائیس صفر کا دن

۱۱ھ ۲۸ صفر سوموار کے دن رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی، جبکہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ ۶۳ سال تھی۔ چالیس سال کی عمر میں آپ تبلیغ رسالت کیلئے مبعوث ہوئے، اس کے بعد تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں لوگوں کو خدا پرستی کی دعوت دیتے رہے ترپن برس کی عمر میں آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پھر ان کے دس سال بعد آپ نے اس دنیاء فانی سے رحلت فرمائی آپ کو غسل و امیر المؤمنین (ع) نے بنفس نفیس کفن دیا اور آپ کی نماز جنازہ پڑھی پھر دوسرے لوگوں نے بغیر کسی امام کے گروہ در گروہ

آپ کا جنازہ پڑھا، بعد میں امیر المؤمنین (ع) نے آنحضرت ﷺ کو اسی حجرے میں دفن کیا، جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے بعد جناب سیدہ (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا اے انس ! تمہارے دلوں نے یہ کس طرح گوارا کیا کہ آنحضرت کے جسد مبارک پر مٹی ڈالی جائے۔ پھر آپ نے روتے ہوئے فرمایا

يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبّاً دَعَاهُ
يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِهِ مَا أَدْنَاهُ
بابا جان نے رب کی آواز پر لبیک کہا
بابا جان آپ اپنے رب کے کتنے قریب ہیں

ایک معتبر روایت کے مطابق بی بی (سلام اللہ علیھا) نے آنحضرت کی قبر مبارک کی تھوڑی سی مٹی لے کر آنکھوں سے لگائی اور فرمایا:

مَاذا عَلَى الْمُشْتَمِّ تُرْبَةَ أَحْمَدِ
أَنْ لاَ يَشَمَّ مَدَى الزّمانِ غَوالِيا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصائِبٌ لَوْ أَنَّها
صُبَّتْ عَلَى الْأَيّامِ صِرْنَ لَيالِيا
جو احمد مجتبیٰ کی تربت کی خوشبو سونگھے
وہ تا زندگی دوسری خوشبو نہ سونگھے گا
مجھ پر وہ مصیبتیں پڑی ہیں اگر وہ
دنوں پر آتیں تو وہ کالی راتیں بن جاتے

شیخ یوسف شامی نے درالنظیم میں نقل کیا ہے کہ جناب سیدہ (سلام اللہ علیھا) نے اپنے والد بزرگوار پر یہ مرثیہ پڑھا:

قُلْ لِلْمُغَيَّبِ تَحْتَ أَطْباقِ الثَّرىٰ
إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَرْخَتِي وَنِدائِيا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصائِبٌ لَوْ أَنَّها
خاک پردوں میں غائب ہونے والے سے کہو
اگر تو میری فریاد اور پکار سن رہا ہے
مجھ پر وہ مصیبتیں پڑی ہیں کہ اگر وہ
صُبَّتْ عَلَى الْأَيّامِ صِرْنَ لَيالِيا
قَدْ كُنْتُ ذاتَ حِمىً بِظِلِّ مُحَمَّدٍ
لاأَخْشَى مِنْ ضَيْمٍ وَكانَ حِمىً لِيا
دنوں پر آتیں تو وہ کالی راتیں بن جاتے
میں محمد ﷺ کی حمایت کے سائے میں تھی
مجھے کسی کے ظلم کا ڈر نہ تھا ان کی پناہ میں
فَالْيَوْمَ أَخْضَعُ لِلذَّلِيلِ وَأَتَّقِي
ضَيْمِي وَأَدْفَعُ ظالِمِي بِرِدائِيا
فَإِذا بَكَتْ قُمْرِيَّةٌ فِي لَيْلِها
لیکن آج پست لوگوں کے سامنے حاضر ہوں
ظلم کا خوف ہے اپنی چادر سے ظالم کو ہٹاتی ہوں
رات کی تاریکی میں جب قمری شاخ پر روئے
شَجَناً عَلَى غُصْنٍ بَكَيْتُ صَباحِيا
فَلَأَجْعَلَنَّ الْحُزْنَ بَعْدَكَ مُؤْنِسِي
وَلَأَجْعَلَنَّ الدَّمْعَ فِيكَ وِشاحِيا
میں شاخ پر صبح کے وقت روتی ہوں
بابا آپ کے بعد میں نے غم کو اپنا ہمدم بنا لیا
آپ کے غم میں اشکوں کے ہار پروتی ہوں

شہید اور کفعمی کے بقول ۵۰ھ میں اٹھائیسویں صفر کو امام حسن (ع) کی شہادت ہوئی جبکہ جعدہ بنت اشعث نے معاویہ کے اشارے پر آپ کو زہر دیا تھا۔

آخری صفر کا دن

شیخ طبرسی وابن اثیر کے بقول ۲۰۳ھ میں اسی دن امام علی رضا (ع) کی شہادت اس زہر سے ہوئی جو آپ کو انگور میں دیا گیا ۔ جب کہ آپ کی عمر ۵۵ برس تھی آپ کا روضہ مبارک سناباد نامی بستی میں حمید بن قحطبہ کے مکان میں ہے، جو طوس کا علاقہ ہے اب وہ مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے۔

جہاں لاکھوں افراد زیارت کو آتے ہیں ،ہارون الرشید عباسی کی قبر بھی وہیں ہے ۔

ماہ صفر میں سورۃ المزمل کا انتہائی اکسیر فائدہ مند پاور فل وظیفہ کسی بھی قسم حاجات ،پریشانی، بے روزگار، بیماری وغیرہ سے نجات سے لئے پورے ماہ صفر ختم ہونے سے پہلے آپ سورۃ المزمل کو 70 مرتبہ پڑھنا ہے اس کے لئے روزانہ آپ جتنی مرتبہ آسانی پڑھ سکتے ہیں لیں لیکن ماہ صفر ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے 70 مرتبہ پڑھ لیں انشا اللہ آپ جس مقصد کے لئے پڑھیں وہ مقصد حاصل ہوگا۔ اس وظیفے کی اجازت کے لئے کسی ایک گروپ ساتھ ضرور شیئر کریں۔ اللہ عزوجل دونوں جہاں کی بھلائیاں عطا فرمائے آمین۔

جو لاوارث مرحومین ہیں انکے لیئے اور جو خاص عاشق امام زمانہ علیہ اسلام اور اہل بیت علیہ اسلام کیلئے۔ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر مغفرت اور اعلیٰ درجات کی دعا کر دیں۔

اللَّهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَ حَافِظاً وَ قَائِداً وَ نَاصِراً وَ دَلِيلًا وَ عَيناً حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً وَ تُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلً

اے مومنو آیا ہے شہادت کا مہینہ
موقع ملا تو پھر غفلت میں نہ جینا
یہ آنسو دھو دیں گے گناہوں کے سمندر
جو پار لگاتا ہے یہ ہے ایسا سفینہ
خوش آمدید جو آئے کرب و بلا میں
بدلہ ہے تپتی کو جو خاکِ شفا میں
اسلام جی اٹھا اُسکے خون وفا میں
جس کی مثال نہیں ارض و سما میں
لبیک یا حسین لبیک اے امام
ہم کیا فرشتے بھی کرتے ہیں سلام
اسلام کو روشنی کو جو دیا پیام
نہ یہ بجھے گی جو جلتی ہے صبح و شام
جنت ہے آپ کی اور آپ ہیں سردار
چاہیے گا جو آپ کو ہوگا بیڑہ پار